نشان دفتر ۵۱۰ تا ۵۳۰

نمبر کتب ـ ۲۳۳ تا ۲۵۳

۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶+۱۶

+۱۲۸+۱۲۷+۱۲۷+۷۲+۱۶+۱۶+۱۶

(۸۰۵ صفحات) = ۳۲+۳۲+۳۲+۳۱+۳۳

(۲۱) کتابچے بہم جلد

0587

دورِ ثانی

ھو الاول ھو الآخر

سلسلۂ اشاعتِ قرآن کی دوسری ششماہی سے دورِ ثانی کا آغاز ہو رہا ہے دعا ہے کہ وہی اسکو انجام تک پہونچائے۔ آمین۔

"بچوں کی تفسیر" کا اعلان گذشتہ دو سہ ماہی رسالوں میں بھی کیا جا چکا ہے ارادہ ہے کہ تقریباً پچاس ہزار مجلد نسخے طیار کر کے جائیں اور ملک کے طول و عرض میں پھیلانے کی کوشش کیجائے۔

مسلمانوں کی ہر آئندہ نسل اپنے اپنے وقت میں اسلام کی علمبردار ہوگی اور ملتِ بیضا کے ننگ و ناموس کا سارا بار اسی کے نازک کندھوں پر ہوگا۔ ایک دن آئے گا کہ دوسری قوموں کے حملوں کا جواب انہیں نونہالوں کو دینا ہوگا۔ اور قوم و مذہب کی لاج انہیں کو رکھنا ہوگی اسلئے مبارک ہونگے وہ لوگ جو آغاز سے ہی انجام کی فکر کریں گے۔ اور مسلمان بچوں کو قرآنی علم و عمل کے ذریعہ زندہ قرآن بنا کر اپنی جانشینی کیلئے دنیا میں چھوڑنے کی فکر کرینگے۔

"قرآنی تحریک" کی انجام دہی کیلئے۔ انجمن سازی سے کام لیا گیا نہ چندہ کی فہرست کھولی گئی۔ اور نہ ابتک حکومتِ وقت کی کوئی امداد شریکِ حال ہے لہذا سوال ہوسکتا ہے کہ بچوں کے تفسیر کی طیاری کیلئے تقریباً پانچ ہزار روپیہ کی گرانقدر

رقم کہاں سے آئے گی۔ اس کے جواب میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اگر خدا کو منظور ہو تو وہ غیب سے سامان فرمادے گا اور سب کچھ ہو جائے گا۔ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون۔

ناظرین سلسلۂ اشاعت قرآن سے امید ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اگر فقیر کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں تو تاخیر نہ کرینگے۔ اللہ کی کتاب کو مہجوری کی حالت سے نکالنے میں وہ جو قوت صرف کرینگے اوس کا اجر اللہ پر ہوگا۔

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ قرآن مقدس جمیع عبادات اور تمامی نیکیوں کا حامل ہے اس لئے صرف اس ایک کام کا کردینا گویا جمیع کار خیر کو انجام دیدینا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام کرنے کی غرض سے ہندوستان میں سب سے پہلے مملکت نظام دکن کو منتخب کیا گیا ہے تاکہ پھر برٹش انڈیا میں کام کرنا آسان ہو جائے۔

اس غرض کیلئے دس ہزار محضر نامے کے فارم چھپوائے گئے ہیں جن میں چند ممتاز ہستیوں کی طرف سے ایک اپیل ہے اور آخر میں ایک تجویز۔

اللہ بزرگ و برتر سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ موجودہ نظام ہز اگزالٹیڈ ہائنس اعلیحضرت میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ کے دور مبارک میں اس سب سے زیادہ ضروری اور مقدس کام کو انجام تک پہونچائے تاکہ پھر دوسرے ملکوں کیلئے مثال قائم ہو جائے۔

محضر نامے کی کاپیاں برٹش انڈیا میں بھی روانہ کیجا رہی ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ

حامیانِ قرآن اور کمرِ ہمت کس کر ناظرین رسالہ ہذا شاعر ... ان اپنی اپنی جگہ تحریک تعلیم
ہے اسکو کامیاب بنانے کی طرف توجہ فرمائینگے۔

اپیل اور تجویز کی نقل حسبِ ذیل ہے

باسمہٖ تعالیٰ جل شانہٗ

ایک اہم تجویز اور اہم مطالبہ

مسلمانوں کیلئے

قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ لازمی قرار پائے

برادرانِ اسلام!

السلام علیکم! ملک کے اخبارات و رسائل اور سلسلۂ اشاعت قرآن" کے ذریعہ غالباً آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ تقریباً ۸ سال سے "قرآنی تحریک" کا کام اور پروگرام خاموشی کے ساتھ جاری ہے۔ منشاء یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب لیا جائے تاکہ عام مومن ہر شخص عمل کی نیت سے پڑھکر، پڑھوا کر اپنی زندگی کے اس دستور العمل سے واقفیت حاصل کرے ہر مسلمان قرآن مجید کے ذریعہ اللہ کا پیامی اور اللہ کا سپاہی بن کر حکومتِ الٰہی، عبدیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کا آوازہ بلند کر سکے تاکہ منشائے خداوندی پورا

اخوانِ ملت! مسلمانوں کے مرض کی یہ بالکل صحیح تشخیص ہے کہ انہوں نے

قرآن مجید کو چھوڑا ہے۔ لہٰذا امید ہے جب تک اللہ کی اس رسی اور عروۃ الوثقیٰ کو مضبوطی کیساتھ نہ پکڑینگے کوئی علاج اور کوئی تدبیر راس نہ آئے گی۔

مسلمانانِ عالم اپنی زندگی کے مقصد کو فراموش کر چکے ہیں اور آج عجیب و غریب عالم میں مبتلا ہیں۔ ان کو قرآن مجید یاد دلائیے گا کہ انکے پیدا کرنے والے نے انکو کس غرض سے پیدا کیا ہے۔ قرآن مجید کے پس پشت ڈالنے کا وبال مسلمانوں پر آچکا اور آج جو کچھ مصائب ہیں وہ اسی کے نتائج ہیں اسلئے کم سے کم اب بھی سنبھل جانا چاہیئے تاکہ خدائے قرآن کا مزید عذاب نازل نہ ہو۔ لازم ہے کہ ہر طرف سے بے نیاز ہو کر اس ایک مرکزِ عالم کو تھام لیں کہ آسمان اور زمین کے برکات کی کلید یہی ہے۔

مسلمانوں کو ایک بڑے خطرے سے بروقت آگاہ کیا جاتا ہے کہ یہ اپنی موجودہ اور آنیوالی نسل کو قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ دینا اور دلانا لازمی سمجھیں اسلئے ذیل کی متفقہ تجویز کو آپ برادران ہر مقام پر جلسے کرکے گھروں اور مساجد میں درسِ قرآن کا انتظام کرکے درسگاہیں قائم کراکے اور اس کام کیلئے انجمنوں کی بنیاد قائم کرکے عملی جامہ پہنائیے

الملتمسین

(نواب) نذیر جنگ (بہادر)	مولانا عبدالقدیر صدیقی
(نواب) ذوالقدر جنگ (بہادر)	مولانا مناظر احسن گیلانی
(نواب) ڈاکٹر ناظر یار جنگ (بہادر)	مولانا محمد پاشاہ (واعظ مکہ مسجد)
(نواب) محمد بہادر خاں (جاگیردار)	ابو محمد مصلح

تجویز

ہم مسلمانان ساکن .... قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کیساتھ

عمل کی نیت سے متحدہ قومیت کے اصول پر اپنے اور اپنی اولاد کیلئے لازمی قرار دیتے ہیں نیز
حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اور ہماری اولاد کیلئے ہماری مرکزی کتاب
قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ دلانے کا لازمی طور پر سامان فرمائے جسکے بغیر نہ تو ہم
قابل قدر شہری بن سکتے ہیں اور نہ جسکے بغیر ہمارے لئے دوسری تعلیم کار آمد ہو سکتی ہے۔

سلسلۂ اشاعتِ قرآن کے دورِ ثانی کا بھی وہی مقصد ہے جو اول کا تھا۔ یعنی
ناظرین کی توجہ کو اس کے ذریعہ قرآن مقدس کی طرف منعطف کرانا۔ بعض لوگ سلسلۂ مذکورہ
سمجھنے میں کچھ دقت محسوس کرتے ہیں اور ان کیلئے وضاحت کی جاتی ہے [illegible] موجودہ سال کا ایک سوالنامہ [illegible]
ہر ماہ پیش کیا جائیگا جو مضمون کی حیثیت سے کبھی تو ایک کتاب کی صورت میں ہونگے اور
کبھی تین چار کتابوں کی صورت میں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ چھوٹی چھوٹی کتابیں [illegible]
نیز ہر ماہ کا سلسلہ ایک مسلسل جلد ہوگا اور ششماہی پر مکمل جلد ختم ہوگی۔

کتابوں کا پیکٹ ہر ماہ بصیغۂ رجسٹری روانہ ہوگا تاکہ ضائع ہونے کا احتمال باقی
نہ رہے اور شکایات کا سدِ باب ہو جائے۔

دورِ ثانی سے اس بات کا بھی التزام کیا گیا ہے کہ آخیر کے ۳۲ صفحات مکتوبات
قرآنی کے نام سے شائع کئے جائیں ان میں ہر ماہ وہ اہم خط و کتابت شائع ہوگی جو قرآنی
تحریک کے سلسلہ میں عمل میں آتی ہیں امید ہے کہ ناظرین کرام پسندیدگی کا اظہار فرمائیں گے۔

فقیر ابو محمد مصلح - کان اللہ لہ - مدیر سلسلۂ اشاعتِ قرآن حیدرآباد دکن

نوٹ چونکہ جمادی الثانی سے شعبان تک تین ماہ کا سلسلہ شائع نہیں ہو سکا ہے [illegible]
شکایتوں کا سلسلہ جاری ہے اسلئے طے پایا ہے کہ رمضان شریف تک چار ماہ کے سلسلے [illegible]
شائع کر دیئے جائیں امید ہے کہ ناظرین کرام اکتفا فرمائیں گے (مصلح)

جلیل القدر حضرت جلیل نظامیہ

پڑھو پڑھاؤ کلام خدا خدا کیلئے
یہی دوا ہے اکسیر ہے شفا کیلئے

وہاں قاری قرآن پاک کی خوشبو
شمیم گل سے گلشن میں مہکے ہے صبا کیلئے

یہی سبب ہی باعث ہی ذریعہ ہو
نزول رحمت و فیضان کبریا کیلئے

یہ آیتیں ہیں پیارا ہے رکھا جس کیلئے تم
یہ نور ہے یہ سہارا ہو کربلا کیلئے

خوش نصیب کیا ہی کتاب ہم نے سچا
اتاری حق نے قرآن مصطفیٰ کیلئے

نہیں کسی کیلئے خاص نعمت قرآن
صلائے عام ہے ہر رند و پارسا کیلئے

سنا دو آپ کو حمد کلام رب جلیل
جو چاہتے ہو کہ ہو زندگی سدا کیلئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید

الحمد للہ رب العالمین

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو پروردگار ہیں سارے عالم کے

آیت شریف میں دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ کوئی حسن و خوبی اور کوئی وصف ایسا نہیں جو خدا میں نہ ہو۔ اور یہ بات نہ آفتاب میں موجود ہے نہ ماہتاب میں آسمان میں موجود ہے نہ زمین میں رات میں ہے نہ دن میں۔ خاک میں ہے نہ باد میں آب میں ہے نہ آتش میں جمادات میں ہے نہ نباتات میں۔ حیوان مطلق میں ہے نہ انسان میں۔ جنوں میں ہے نہ ملائکہ میں غرض یہ ہے کہ خدا کے سوا جو کچھ ہے ناقص اور محتاج ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ ان سب کی پرورش ان سب کے اندر کے فوائد ان سب کے اندر کے اوصاف جو کچھ بھی ہیں اون سب کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے وہیں سے ہر عالم کی احتیاج پوری ہوتی ہے اگر وہ چاہے تو لمحہ بھر میں ان سب کو نیست و نابود کر دے اور وہ اگر اپنا پرورش کا ہاتھ ان سب سے اٹھالے تو یہ سب بیکار محض ہو کر رہ جائیں۔ آفتاب و ماہتاب زمین و آسمان روز و شب خاک و باد و آب و آتش، جمادات و نباتات حیوان و انسان جن اور ملائکہ سب کے سب اپنے اپنے کام اور فائدے سے خالی ہو جائیں تو نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ پھر جو کچھ ہے خدا ہی ہے اور جمیع عبادات کا مستحق اوس کے سوا کوئی نہیں۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے عالم میں یہ سب اوسکے عبد ہیں اور صرف اللہ ہی ہے جسکی ذات معبود مطلق ہے جس قوم کی مذہبی کتاب کا آغاز ہی وحدت پر مبنی ہو اوس میں اتحاد و اتفاق

ذرہ برابر بھی نہیں کھوتی کیونکہ فقدان یقین اور سکون سب سے بڑی بدبختی ہے یہی وجہ ہے کہ جس
انسان کو وہ توحید بخشی گئی ہے جو تعلیم اسلام ہے وہ توحید پرست قوم کسی اور پرستش
میں مبتلا نہیں ہو سکتی وہ تو اجرام سماوی اور ذرات عالم کو بھی ایک ہی سلسلہ میں منسلک
دیکھتی ہے اور سکون و اطمینان سے زندگی بسر کرتی ہے۔

حقیقت توحید کو سمجھنے کیلئے یہ آیت شریف کافی ہے جو اس کے مطلب کو جو سمجھ گیا اور اسکے
مطابق عمل کیا وہی اصلی توحید پرست ہے۔

	رکوع	سورۃ
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ	۱۳	البقرہ
کیا تجھکو معلوم نہیں کہ خدا ہی کیلئے ہے حکومت آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں تمہارے واسطے سوا اللہ کے کوئی دوست اور مددگار بھی نہیں		

آیت شریف سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں ایک یہ کہ اللہ آسمان اور زمین کا بادشاہ
اور ہر جگہ اوسکی حکومت اور اسی کا قانون جاری ہے اس میں اوس کا کوئی دوسرا شریک
نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اوسکے منشا کے خلاف چلنا اور اوسکے حکم کی خلاف ورزی کرنا
ہر حیثیت سے برا ہے کیونکہ دوست بھی وہی ہے اور تمہارے منزل مقصود تک پہونچنے میں
مددگار بھی وہی ہے۔ اور اگر اوس نے جرم کی پاداش میں پکڑا تو اوسوقت بھی اوس کے
سوا کوئی نہیں جو تمہارے کام آسکے اور تمہارا مددگار ہو۔ پس جب حال یہ ہے تو ظاہر
باطن ہر طور پر اوسکی حکومت میں آجاؤ اور اسی کو اپنا دوست بناؤ۔

اسی کا ہے در سر جھکانے کے قابل
وہی ذات ہے دل لگانے کے قابل

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ	رکوع	سورۃ
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ	۱۴	البقرۃ
اور اللہ کی مخلوق میں مشرق بھی ہے اور مغرب بھی تو تم لوگ جس طرف بھی منہ کرو		
ادھر اللہ تعالیٰ کا رخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ احاطہ کئے ہیں کل عالم کو		

آیت شریف سے دو باتوں کا اظہار ہے اول ایک تو یہ کہ وہ لامکان ایسا ہے کہ جس کا ہر جگہ مکان ہے شرق و مغرب شمال و جنوب تحت و فوق غرض کہ کوئی سمت ایسی نہیں جہاں اور جس طرف اوس کا رخ نہ ہو تو ادھر بھی کیا ہے اور اس کا رخ بھی کیا ہے جسکے جلوے سے عالم معمور ہو رہا ہے مگر دیدۂ اعمیٰ کی بدبختی پر کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

معمور ہو رہا ہے عالم میں نور تیرا — از ماہ تا بماہی سب ہے ظہور تیرا
گر حرف بے نیازی کا سر زد نیاز سے ہو — تیلے میں خاک کے ہے پیدا غرور تیرا

دوسری بات یہ ہے کہ اوس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں اور ہو بھی کیونکر کہ وہی تو ہے جو ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ بات یہ تھی کہ یہود نے بیت المقدس کی طرف سے کعبۃ اللہ شریف کی طرف قبلہ بدل جانے پر اعتراض کیا تو کہا گیا کہ قبلہ کی غرض تو یکسوئی اور وحدت کا حصول ہے اور یہ بھی کہ حکم کی بجا آوری ہو ورنہ دوسرے اعتبار سے تو ہر طرف خدا اور خدا کا رخ ہے اور مقررہ عبادات کے علاوہ ہر آن اور ہر سکنڈ کی عبادت اللہ کے بندوں سے آپ سے آپ سرزد ہوتی رہتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ پہلے کے لوگ جو بیت المقدس کیطرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے اونکی عبادت ضائع نہیں گئی۔ یہ بات سمجھ کی ہے وہی سمجھے گا جس کو صراط مستقیم نصیب ہو۔

سورہ	رکوع	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ
البقرہ	۱۴	اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدائے تعالٰے اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ

آیت شریف میں یہ بتلایا گیا ہے کہ خدا کے کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ بلکہ وہ سرے سے بی بی ہی نہیں رکھتا۔ پس اولاد کہاں سے آئے گی۔ بی بی تو احتیاج کی پوری کرنے والی ہے تو بی بی والا محتاج ہوا اور یہ ایک عیب ہے حالانکہ اللہ تو وہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے اوسکو کسی قسم کی احتیاج نہیں۔

چونکہ اولاد کا ہونا عقلاً ممکن نہیں اس لئے یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب وغیرہ کو جو خدا کے بیٹا اور بیٹی ہونے کے قائل تھے اون کے خیال اور قول کو مہمل بتلایا گیا اور اظہار تعجب کیلئے سبحان اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اسی لئے یہ تو ایسی توحید پرستی سے خارج ہیں۔ ایک مسلمان جو اپنے کو توحید پرست کہتا ہے وہ اس قسم کے وہم گمان سے پاک ہوتا ہے۔

سورۃ	رکوع	وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
البقرہ	۱۹	هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
		اور جو تم سب کا معبود ہے وہ تو ایک ہی ہے۔ اوسکے سوا کوئی عبادت
		کے لائق نہیں۔ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

آیت شریف میں اول تو اللہ تعالٰے کی توحید کا بیان ہے اور پھر اون صفات کا جس میں اوسکے سوا کوئی دوسرا کامل نہیں اسلئے وہ صفات دلیل ہیں اوسکی وحدانیت پر پس وہ ایسا معبود ہے جو سب کا معبود ہے۔

سورۃ	رکوع	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
البقرہ	۳۴	اللہ اسکے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے۔ سنبھالنے والا ہے

آیت شریف کا جو حصہ زیب عنوان ہے اس میں اول تو اللہ تعالیٰ کی توحید مذکور ہے
پھر دو صفتوں حی اور قیوم کا بیان ہے بے شک معبود وہی ہو سکتا ہے اور عبادت اسی
کی کی جا سکتی ہے جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے جو باقی ہو جس کو فنا نہ ہو اور جو تمام کائنات
اور تمام عالم اسی کے تھامنے سے سنبھلے ہوئے ہوں۔ پوری آیت میں آگے اور بھی صفات
مذکور ہیں جن کا مطلب بھی یہی ہے کہ صفات ذات کی طرف معبود کیا جائے اور جس میں
یہ صفات موجود ہوں اسی کو معبود سمجھ کر سجدہ عبودیت ادا کیا جائے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ	نمبر شمار	سورۃ
أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا	۳۲	بقرہ
يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا		
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ		
آپ فرما دیجیے کہ اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو کہ ہمارے اور تمہارے		
درمیان برابر ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ		
تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو		
رب نہ قرار دے۔ خدا تعالیٰ کے سوا پھر اگر وہ لوگ نہ مانیں تو تم لوگ		
کہہ دو کہ تم اس کے گواہ رہو کہ ہم تو ماننے والے ہیں۔		

آیت شریف میں اول تو توحید کا بیان سمجھنا چاہیے پھر جیسے اہل کتاب کو توحید
کی دعوت دینا اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہ ساری آسمانی کتابوں میں توحید ہی اصل چیز تھی
پھر یہ کہ اگر توحید جیسی اصل و ضروری مسلم اور مشترک چیز کو بھی یہ نہ مانیں تو پھر مسلمان اپنے
مسلمان ہونے کا انکو یقین دلا دیں اور ان کی بے دینی سے بیزاری کا اظہار کر دیں۔

اہل کتاب کسی نہ کسی حیثیت سے توحید کے قائل تو ہوتے ہیں مگر باوجود اس کے شرک وکفر کو بھی نہیں چھوڑتے اور تاویلات وغیرہ سے اپنے اصل دین سے برگشتہ ہوتے ہیں جیساکہ یہود و نصاریٰ ـ ہنود وغیرہ ـ

غور سے دیکھا جائے تو اسی کے اسباب ہوتے ہیں جو کھلا اور ظاہر طور پر اہل کتاب کو شرک وکفر میں مبتلا کر دیتے ہیں ـ الوہیت حق تعالےٰ کے صفات خاصہ میں سے ہے ـ اس میں کسی کو شریک کرنا بھی شرک ہے اور ایک سے زیادہ معبود کا گھڑ لینا بھی شرک ہے اللہ کے سوا کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا بھی شرک ہے مطلع علی الاطلاق سے علماء اور مشائخ کو آراستہ سمجھنا بھی شرک ہے از قبیل تماثیل اور تصاویر سے دل لگانا بھی شرک ہے وغیرہ شرک ہی وہ گناہ ہے جو خدائے تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے اور امید ہے کہ سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے لیکن شرک نہیں بخشا جائے گا اس لئے مسلمان جو اپنے کو توحید پرست کہتے ہیں اون کو لازم ہے کہ شرک کے جملہ اقسام سے ایسا پرہیز کریں جیسا سانپ اور بچھو سے ، زہر سے اور آگ وغیرہ سے بلکہ اس سے بھی زیادہ خوف و وحشت اور سختی کیساتھ لازم ہے کہ شرک جلی و خفی میں سے کسی کے پاس نہ پھٹکیں ـ اور اوس قول و فعل اور عقیدے سے بھی بچیں جس میں شائبہ شرک یا اشتباہِ شرک بھی موجود ہے ـ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ اَقْسَامِ الشِّرْكِ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ

رسالت

پیغمبر آخر الزماں کی رسالت	وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	رکوع ١	سورۃ البقر

ترجمہ- اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ پر اتاری گئی ہے
اور اون کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں۔

آیت شریف کے حصہ بالا میں پیغمبر آخر الزماں کی رسالت کو جمیع نوع انسان کیلئے ظاہر کیا گیا ہے اور امت محمدیہ صلعم کے ایمان میں اس بات کو داخل کیا گیا ہے کہ وہ جس طرح قرآن مجید کو پیغمبر آخر الزماں پر اللہ تعالے کی نازل کردہ کتاب مانیں اسی طرح اس سے پہلے کی کتابوں اور اوس کے حامل انبیا ؤرسل کو بھی سچا جانیں۔

رسول بشیر و نذیر ہوتے ہیں	إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّ	رکوع	سورۃ
نَذِيرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ		۱۴	البقرہ
ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ خوشخبری سناتے رہئے اور ڈراتے رہئے اور آپ سے دوزخیوں کے بارے میں پرسش نہ ہوگی۔			

آیت شریف میں پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجے جانے کا ذکر ہے پھر یہ کہ آپ اس کے قبول کرنے والوں کو خوشخبری سناتے رہیں اور نہ ماننے والوں کو سزا سے ڈرائیں۔ خوشخبری جنت کی اور رضائے الہی کی، ڈرانا دوزخ سے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضمندی سے۔

انبیاء رسل کے مراتب	تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ	رکوع	سورۃ
یہ مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے		۳۳	البقرہ

انبیاء و رسل کے اصل منصب میں تو کوئی فرق نہیں جیسا کہ بعض دوسری آیات سے ثابت ہے مگر ایک سے دوسرے کی فضیلت اونکی تعلیمات کے کامل ہونے اور قوم و ملک اور زمانہ کی قلت و کثرت کی وجہ سے ضرور ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ

علیہ وسلم کا مرتبہ بہت ہی بلند ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ	رکوع	سورہ
قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○	۱۰	ال عمران
بیشک مثال عیسے کی اللہ کے نزدیک مانند مثال آدم کے ہے کہ اونکو		
مٹی سے بنایا پھر اونکو حکم دیا کہ ہو جا پس وہ ہو گئے۔		

آیت شریف کا اصل مقصد یہ ہے کہ چاہے رسول ہی ہوں اور اونکی پیدائش حالت عجیبہ سے ہی ہوا ہم وہ الوہیت کو نہیں پہونچ سکتے وہ ہر حال میں مخلوق اور عبد ہیں

آیت شریف میں نصاریٰ کے اس خیال کی تردید ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بے باپ کے پیدا ہوئے تو نعوذ باللہ اللہ کے بیٹا ہیں کیونکہ انکے خیال میں بے باپ کے کسی کا پیدا ہونا مستبعد تھا تو اللہ تعالے نے اس سے بھی بڑھکر حضرت آدم علیہ السلام کی مثال دی کہ وہ تو بے باپ ہی کے نہیں بلکہ بے ماں کے بھی پیدا ہوئے تھے اور اونکو شان الوہیت سے کوئی بھی متصف نہیں کرتا تو حضرت عیسیٰ السلام کی پیدائش میں کیوں اسکے خلاف استدلال کیا جاوے۔

آیت شریف سے نصاریٰ کے عقل اور سمجھ کی کمی بھی ظاہر ہے اور حقیقت میں توحید اور رسالت کو تو یہ جب نہ سمجھ سکے تو چاہے سب کچھ سمجھا کریں نادان ہی ہیں

آیت شریف سے حضرت آدم علیہ السلام کا مٹی سے بنایا جانا اور اللہ تعالے کا اپنے علم کے مطابق کہنا کہ پیدا ہو جاؤ اور وہ ہو گئے اس کا بھی اخیر میں بیان ہے۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ	رکوع	سورۃ
وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ	۸	ال عمران

دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا
اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
کسی بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اسکو کتاب اور فہم اور نبوت عطا فرمائے
پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے بندے بن جاؤ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر لیکن کہیگا
کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ بوجہ اس کے کہ تم اس کی کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ
اس کے کہ پڑھتے ہو اور نہ یہ بات بتلاوے گا کہ تم فرشتوں کو اور نبیوں کو رب قرار
دے لو۔ کیا وہ تم کو کفر کی بات بتلاوے گا۔ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔

آیت شریف کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ انبیاء و مرسلین پر توحید کا قبول کرنا تو خود واجب تھا لہٰذا انکی تعلیمات توحید کے خلاف کیونکر ہو سکتی ہیں۔ انکو خدا کی طرف سے کتاب اور دین کی سمجھ ملتی ہے جس میں اول درجہ پر کفر و شرک کی ممانعت ہوتی ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ اللہ کے خاص بندے اللہ کی توحید کو ترک کر کے لوگوں سے اپنی پرستش کرانے لگ جائیں انبیاء علیہم السلام تو بندوں کو اللہ والا بنانے کا فرض انجام دیتے ہیں وہ تو عبد کا معبود سے رشتہ قائم کراتے ہیں وہ تو جب کہیں گے تو یہی کہ ہر طرف سے کٹ کر اللہ سے جڑ جاؤ اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو نبی جس طرح اپنے کو صرف بشر موصوف بالنبوت سمجھے گا اسی طرح فرشتوں کو اور دوسرے نبیوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہی کہے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انکو الوہیت کی شان سے متصف کرے اس لئے کہ یہ تو کفر کی باتیں ہیں جو منصب نبوت سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ یعنی نبوت اور امر با شرک ہرگز جمع نہیں ہو سکتا۔ بہرحال نبی کی تعلیم

ں کے خلاف ہوگی وہ صرف اللہ تعالٰے کی توحید سکھلائے گا اور اللہ تعالٰی کی عبادت کو کہے گا
کتاب اللہ شریف کو سکھاتا اور خود بھی اسکی تلاوت کرتے رہنا جس میں توحید
کی تعلیم اصل شئے ہے اس بات کی متقاضی ہے کہ تمام انبیاء و رسل بھی خالص توحید
پرست ہوں یہ مسلمان ہوکر توحید سے برگشتگی اور رسالت کے شرک کو تہ سمجھتا ہوں کیونکہ ممکن ہے
آیت شریف میں اس قدر اہتمام اس لئے ہے کہ عوام طاعت اور عبادت کے
شرک کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں اور خواص پر [illegible] ہو جائیں اور چونکہ رسالت خاص پیغمبر
تھی اور رسول کا مرتبہ انسانوں میں سب سے بڑا تھا اس لئے خطرات میں آزمائش تھے
جس سے انسانی کمزوریاں اثر پذیر ہوتیں لہذا اس کا سختی کے ساتھ سد باب کیا گیا
انسان جس کے اندر پرستش اور عبودیت کا مادہ فطری طور پر ودیعت ہے وہ
پرستش کرے گا اور ضرور کرے گا لیکن وہ صرف معبود مطلق کی پرستش کیلئے پیدا کیا گیا ہے
اس لئے ہر پرستش سے روکا گیا ہے اور چونکہ توحید پرستی صرف اسکی مستحق ہے اس لئے
ہمہ اقسام کی عبادت اور غیر اللہ کی پرستش کو گناہ عظیم اور کفر و شرک کہا گیا۔
قابل لحاظ یہ امر بھی ہے کہ اشرف المخلوقات اوسی وقت تک اشرف ہے جبتک
توحید پرست ہے اور جہاں اس اعلیٰ مقام سے ہٹا کہ معلوم نہیں کس تحت الثریٰ میں
جا گریگا یہی سبب ہے کہ خدا کو چھوڑتا ہے تو پھر پتھر اور گائے بیل کو پوجنے لگتا ہے
خداوندا مسلمانوں کو ہر طرح کے شرک سے بچا اور جملہ اقوام عالم کو توحید پرست بنا

آمین۔

ابو مصلح